© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

نمازِ جنازہ مسجد کے اندر یا باہر

بعض مساجد میں نمازِ جنازہ کھلی جگہ پر پڑھی جاتی ہے اور بعض میں صرف جنازہ باہر رکھ دیا جاتا ہے۔ صحیح صورت کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معمول کے طور پر نمازِ جنازہ مسجد سے باہر پڑھی ہے۔ مسجدِ نبویؐ سے باہر جنازگاہ تھی جس کو مصلیٰ الجنائز کہا جاتا تھا۔ اسی مناسبت سے مسجدِ نبویؐ کے ایک دروازے کا نام باب الجنائز ہے۔ البتہ عذر کی بنا پر آپؐ نے کبھی مسجدِ نبویؐ میں بھی نمازِ جنازہ پڑھی ہے۔

فقہا حنابلہ اور شوافع کے نزدیک مسجد میں بلا کراہت نمازِ جنازہ جائز ہے۔ المجموع شرح المہذب میں ہے "الصلوٰۃ علی المیت فی المسجد صحیحۃ جائزۃ لا کراھۃ فیھا"۔

علامہ ابنِ قیم حنبلی لکھتے ہیں "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد میں جنازہ پڑھنے کا معمول نہ تھا۔ آپؐ مسجد سے باہر نمازِ جنازہ پڑھتے تھے الّا یہ کہ کوئی عذر ہوتا۔ کبھی آپ نے مسجد میں بھی نمازِ جنازہ پڑھی ہے جیسا کہ ابنِ بیضاء کی نمازِ جنازہ۔

صورتیں دونوں جائز ہیں، البتہ افضل مسجد سے باہر نمازِ جنازہ پڑھنا ہے۔ (بحوالہ فقہ السنہ، ج اوّل، ص ۵۴۳)

فقہا احناف اور مالکیہ کے نزدیک مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ فقہا احناف کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ہے کہ بلا عذر آپؐ نے مسجدِ نبویؐ میں نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ نجاشی کی غائبانہ نمازِ جنازہ بھی باہر جنازہ گاہ میں نکل کر پڑھائی۔ اس کے علاوہ قولی احادیث بھی ہیں۔ جن میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے والوں کے اجر کی نفی کی گئی ہے۔ شوافع اور حنابلہ کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابنِ بیضاء کی نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ دلائل کے لحاظ سے راجح بات وہی ہے جسے احناف اور مالکیہ نے اختیار کیا ہے کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وسلم کا معمول ہے اور ایک دو جنازے اگر کسی عذر سے مسجد کے اندر پڑھے ہیں تو اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ بلا عذر بھی بلا کراہت ایسا کرنا جائز ہے۔

فقہا احناف کا مسلک

فقہا احناف کے نزدیک سب سے اولیٰ صورت تو یہ ہے کہ میت بھی مسجد سے باہر ہو اور نمازی بھی مسجد کے باہر کھڑے ہوں۔ درمختار اور ردالمحتار میں ہے "والمختار الکراہتہ مطلقا" اس کے مطابق میت اور نمازی دونوں کو مسجد کے باہر ہونا چاہیے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے (دوسرے درجہ میں) کہ میت تو مسجد سے باہر ہو اور نمازی مسجد میں کھڑے ہوں۔ المبسوط سرخسی میں ہے "عندنا اذا کانت الجنازۃ خارج المسجد لم یکرہ ان یصلی الناس علیھا فی المسجد(ج دوم' ص ۶۸)۔

عام معمول تو یہی ہونا چاہیے کہ نماز جنازہ مسجد سے باہر پڑھی جائے اور میت بھی باہر ہو' لیکن حرج اور ہجوم کی وجہ سے کبھی اس طرح کرنا پڑ جائے کہ میت مسجد سے باہر رکھ دی جائے اور نمازی مسجد میں کھڑے ہوں تو اس عذر کی وجہ سے ایسا کرنا بھی جائز ہے۔ جمعہ کے روز چونکہ بھیڑ ہوتی ہے" اس لیے دفعِ حرج کی خاطر میت کو مسجد سے باہر رکھ کر مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔

میت کے حق میں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کی نمازِ جنازہ مسجد کے اندر ہوئی ہے یا باہر۔ فرق جو بھی پڑتا ہے وہ نماز کے لحاظ سے ہے کہ ان کے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے کہ نہیں۔ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک کوئی فرق نہیں پڑتا اور مالکیہ اور احناف کے نزدیک مسجد کے اندر ثواب میں کمی ہوتی ہے' اور مسجد کے باہر پورا ثواب ملتا ہے۔ لیکن اس فرق کے باوجود جنازہ تو ہو جاتا ہے۔ اس واسطے کسی کے نزدیک بھی اس جنازے کا اعادہ نہیں ہے جو مسجد میں پڑھا گیا ہو۔

(عبد المالک)

© rasailojaraid.com